سوال

میری چھ ماہ قبل شادی ہوئی اور میں اپنے خاوند کے ساتھ سعودی عرب میں رہ رہی ہوں، میرا خاوند مصری ہے اور میں اصلا جرمن ہوں اور امریکہ کی شہریت حاصل کر رکھی ہے، میرا خاوند مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں نے ساس سسر سے علیحدہ رہائش کا مطالبہ کیا تھا حالانکہ ہم اس وقت خاوند کے والدین کے ساتھ نہیں رہتے بلکہ وہ مصر میں رہتے ہیں وہ چند ہفتے قبل مصر جانے سے پہلے ہمارے ہاں سعودیہ میں تین ماہ رہ کر گئے ہیں میرا خاوند بھی واپس جانے کا سوچ رہا ہے اور والدین کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے، تاکہ میں اس کے والدین کی خدمت کر سکوں، میں نے خاوند کو بتایا اس کا والدین کے بارہ میں سوچنا اور ان سے محبت رکھنا ایک اچھی چیز ہے، لیکن میں ایک بیوی کی حیثیت سے مستقل طور پر اس کی والدین کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہ سکتی، اس نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اسی گھر میں اوپر والی منزل پر رہیں گے تاکہ والدین کی خدمت کر سکیں، اور ان کی ضروریات پوری کی جائیں، میں نے اسے بتایا کہ اسلامی اور شرعی طور پر یہ میرا کام نہیں کہ میں ان کی خدمت کروں، اس لیے کہ اسلام میں کوئی ایسی نص اور دلیل نہیں ملتی جو اس کے نظریہ کی دلیل ہو اس طرح میرے بھی والدین ہیں ان کی خدمت کرنا بھی مجھ پر فرض ہے، اور ان سے صلہ رحمی کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا مجھ پر بھی عائد ہونگی، میرا خاوند اس پر متفق ہے کہ میرے والدین کو جب بھی میری ضرورت ہوگی وہ ان کی خدمت کے لیے مجھے جانے سے منع نہیں کریگا، لیکن جب ابھی اس کی ضرورت نہیں تو میرے والدین کی خدمت کرو، میں نے سوچا ہے کہ یہ ہے تو اچھا لیکن اگر مجھ سے اس کے والدین کی خدمت صحیح نہ ہو سکی یا پھر میرا خاوند اس پر مطمئن نہ ہوا تو یہ مجھے طلاق کا باعث بن سکتا ہے، لیکن میں ایسا پسند نہیں کرتی، کیونکہ اس کے والدین کی خدمت اور گھر کی دیکھ بھال میرا ذمہ نہیں ہے، میں نے واضح کیا ہے کہ مجھے ان کی خدمت میں کوئی اعتراض نہیں اگر میرا گھر ان کے قریب ہی ہوا تو میں ان سے اچھے تعلقات رکھوں گی اور ان کی دیکھ بھال بھی کرونگی اور ضرورت کے وقت گھریلو معاملات میں بھی ہاتھ بٹاؤں گی لیکن میں مستقل طور پر ایسا پسند نہیں کرتی، مثلا یہ کہ اگر ایسا نہ کروں تو مجھے سزا دی جائے یا پھر اسے مجھ پر لازم کیا جائے یا پھر اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو مجھ پر دباؤ ڈالا جائے میں نے اس سے پوری وضاحت کے ساتھ بات کی ہے لیکن وہ مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں اپنی ساس اور سسر کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہنا چاہتی، کیونکہ مجھے تجربہ ہے کہ ان کے ساتھ رہنے سے مجھے اپنی خصوصیت اور خاوند کے ساتھ خاص وقت بسر کرنے سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، کیونکہ گھر کے کام کاج میں مصروف رہوں گی، افسوس ہے کہ انہوں نے اور باقی رشتہ داروں نے میری غیبت بھی کرنا شروع کر دی ہے جس کا خاوند کو علم نہیں، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت فرمائیں تاکہ خاوند کے ساتھ محبت و مودت اور نرمی کے ساتھ معاملہ طے کر سکوں دو دن سے تو وہ میرے ساتھ سوتا بھی نہیں بلکہ علیحدہ کمرہ میں اکیلا سوتا ہے، برائے مہربانی میری مدد کریں

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

ازدواجی زندگی حسن معاشرت اور بات چیت اور محبت و مودت اور افہام و تفہیم اور ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان اور واجب اور افضل کے مابین فرق کرنے پر قائم ہونی چاہیے، کیونکہ ان سب امور کو مد نظر رکھنے سے خاوند اور بیوی سعادت مند زندگی بسر کر سکتے ہیں

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اوران عورتوں کے بھی اسی طرح کے حقوق ہیں جس طرح ان عورتوں پر (مردوں کے) ہیں اچھے طریقہ سے ، اور مردوں کوان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے ، اوراللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے البقرۃ (228).

خاوند اور بیوی کے مابین اختلاف کے وقت کتاب وسنت یعنی شریعت اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر تم کسی چیز میں اختلاف وتنازع کر بیٹھو تو اسے اللہ اوراس کے رسول کی طرف لوٹاؤ ، اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو ، یہ بہتر ہے اوراس کا انجام بھی اچھا ہے النساء (59).

دوم :

بیوی کا حق ہے کہ اسے علیحدہ رہائش دی جائے جہاں وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ رہ سکے ، اوراس رہائش میں کوئی اور شریک نہ ہو ، نہ تو ساس اور سسر اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

انہیں تم وہاں رہائش دو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی استطاعت کے مطابق الطلاق (6).

جمہور فقہاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کا مسلک یہی ہے ، ان کی رائے ہے کہ بیوی کو اپنی ساس اور سسر اور نندوں کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے

آپ اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (94965) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں

سوم :

عورت پر اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرنا واجب نہیں ہے ، بلکہ وہ اسے مروت اور فضیلت سمجھ کر کرے ، اور اپنے خاوند کی عزت وتکریم اور احترام کی خاطر اس کے والدین کی خدمت کرے تو اس میں فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میرا سسر بیمار ہے اور وہ ہمارے ساتھ رہنے کے لیے آیا ہے اس کی بنا پر ہمارے مابین مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں مجھے بتائیں کہ اس سلسلہ میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" عورت پر اپنے سسر یا ساس یا خاوند کے کسی رشتہ دار کی خدمت کرنا واجب نہیں ، بلکہ یہ چیز مروت میں شامل ہوتی ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو تو ساس سسر کی خدمت کرے ، لیکن خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی پر اس کو لازم کرے ، کیونکہ یہ بیوی پر واجب نہیں ، میں یہ کہتا ہوں کہ سسر کی خدمت کرنے میں بیوی کو صبر کرنا چاہیے ، اور اسے یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس سے اسے کوئی نقصان وضرر نہیں ہوگا ، بلکہ ایسا کرنے پر اس کا خاوند اسے اور زیادہ پسند کریگا اور اسے شرف ومقام حاصل ہوگا "

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ماخوذ از : فتاوی العلماء فی عشرۃ النساء وحل المشکلا الزوجیۃ (128).

اس سے یہ واضح ہوا کہ ہمارے اس مسئلہ میں واجب بھی ہے اور افضل بھی، رہا واجب تو وہ خاوند پر واجب ہے کہ بیوی کے لیے علیحدہ اور خاص رہائش مہیا کرے جو بیوی چاہتی ہے اور رہا افضل اور فضیلت کی بات تو وہ یہ ہے کہ بیوی اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرے، یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ خود واجب ترک کرتا پھرے اور دوسرے سے فضیلت اور افضل چیز کا مطالبہ کرے

والدین سے محبت اور ان کی عزت واحترام اور ان سے حسن سلوک کرنے کی حرص رکھنے پر خاوند کی تعریف کی جائیگی، اور اسی طرح آپ بھی قابل تعریف ہونگی کہ اپنی ساس اور سسر کی دیکھ بھال کریں، یہ نیک وصالح عمل ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا اجر وثواب دے گا

ہماری عزیز بہن ہم آپ کو نصیحت کرتے ہوئے ذیل میں چند ایک باتیں کہیں گے :

1 آپ ازدواجی زندگی کی اساس اور بنیاد بات چیت اور افہام وتفہیم اور شریعت کو حاکم بنا کر قائم کریں

2 آپ خاوند کو علیحدہ رہائش مہیا کرنے پر مطمئن اور راضی کریں، جس کے نتیجہ میں اس کو ہی راحت وسکون حاصل ہوگا

3 جب تک آپ اپنی ساس سسر سے دور رہتی ہیں اور آپ کے وہ محتاج نہیں تو آپ خاوند سے والدین کی خدمت کے متعلق بات چیت مت کریں، بلکہ آپ کے لیے وہی اچھی کلام کافی ہے جو آپ نے ذکر کی ہے

4 آپ خاوند کے لیے کوئی عذر تلاش کریں، کیونکہ بعض معاشروں میں لوگوں کے ہاں اصل یہی ہے کہ ساس اور سسر کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت کی جائے، اور اس سے دور جانا اور ایسا نہ کرنا کوتاہی شمار ہوتی ہے، اور بیٹے کو والدین کا نافرمان اور بیوی کو والدین سے قطع رحمی پر ابھارنے والی شمار کیا جاتا ہے

اس کے باعث خاوند اپنے والدین کے ساتھ مشکل میں پڑجائیگا اور وہ انہیں نہیں چھوڑسکے گا، اور نہ ہی بیوی کی رغبت پوری کرسکے گا، تو اس حالت پر اثرانداز ہونے میں وہ ایسی بیوی حاصل کرسکے گا جو اس کے والدین کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت بھی کریگی

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے قبل بتا دے تا کہ بعد میں مشکلات پیدا نہ ہوں، اور وہ خاوند کو راضی کرنے کے لیے اپنے حق سے دستبردار ہونے پر مجبور نہ ہو، لیکن ایک عقلمند بیوی اس مسئلے کا علاج بڑی حکمت کے ساتھ کرسکتی ہے، اور نرمی کے ساتھ اپنی ضرورت بھی پوری کروا سکتی ہے

5 ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دعا کا سہارا لیں اور اس سے توفیق وصحیح راہ طلب کریں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی سب سے بہتر مددگار اور نصرت کرنے والا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت اور رضا خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

148387